يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون

الحمد لله كه درين زمان بركت آوان رساله

كاشف الظلام

المسمى به

ازالة الاوهام

على بار الحمام بعض العوام
فى المنام

از مصنفات مولوى مرزا احمد باقر بن علامه فهامه مولوى
مرزا احمد على مغفور مرحوم ساكن لكهنو محله غوث گنج

در مطبع اثنا عشرى باهتمام سيد عابد على حليه طبع پوشيد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی و مدح آئمہ ہدیٰ کہتا ہے
بندہ کمترین خادم مومنین محمد باقر بن علامہ فہامہ مولوی
مرزا احمد علی مغفور مرحوم کہ فضائل مآب کمالات انتساب
جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب نے دربیان واقعہ عدہ
رسالہ کاشف الحق واسطے تفہیم عوام کے اردو مین لکھہ کے
چہپوایا جو کہ طبع مین اوسکے کسیقدر تعجیل واقع ہوئی بدین
سبب بعض مدعیان علم و عمل و مفتیان مقام فرنگی محل نے اگرچہ
بظاہر ناقل الحق احق بالاتباع کے ہین لیکن عاقل و کامل
خوب پہچانتے ہین کہ باطنمین بسبب کاسف الحق ہونے کے

بہ نظر عیب بینی و نکتہ چینی کے بنا بر شعر عیری جنبی وانا المعاقب بکم

تکاشفی سبابۃ المتندم ؛ القیاظ الہاجع وتنبیہ الراقد نا کس لکھے

از انجا کہ کتاب مذکور بنا بر شہود بین الاعلام از قسم

اضغاث احلام اور ناقض مدعاے مولف تھے بنا بر آن

کمترین نے ازالۃ الاوھام لاضغاث احلام لکھے بحولہ تعم

امید یہہ ہے کہ بعد ملاحظہ رسالہ ہذا بجائے اون لن

ترانیون کے اقیلونی کہین پس مخفی نہ ہے کہ ابتدا

کتاب مین جو الحق احق بالاتباع لاعن قصد زبانسے جاری

ہوا ہے تحقیق طلب ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے اگر بطور

حکایت ہے تو تیولون بافواھہم صادق ہے اور اگر بنا بر

اعتقاد ہے تو بقیہ اوس کا جو کہ اکابر اہل سنت سے مثل ابن

وردی و نور الدین شافعی سے مروی ہے جسکا خلاصہ

علی مع والحق مع علی ہے پس نتیجہ اسکا فعلی احق بالاتباع

ہے جو کہ خلاف مشرب صاحب کتاب ہے کیونکہ شعار

اونکا تفضیل مفضول ہے پھر ایسا لکھنا بھی فضول ہے اور

فقرہ دار العلم والعمل بھی محل کلام ہے اگر بیان ماضی ہی تو گذشتہ را صلوات اور اگر بیان حال ہے تو ادعاے محض ہے والا کوئی نکوئی راجع کا مانع ہوتا یہہ تو طرز بازاری ہے جیسے علمار کو بیزاری ہے اور اگر استقبال کا حال کوئی جانتا نہین ہے لاتعلیم نفس سے ظاہر ہے قال اونکو ہمارے یہان سے تلمذ ہے اقول اس سے کیا مطلب ہے بنابر اطلبوا العلم ولو بالصین کی جبکہ طلب العلم اہل صین سے ماہور ہے تو اہل فرنگی محل سے کیا مانع و فطور ہے اگر مقصود بزرگی ہے تو اوستاد برحق کو نہ ہرکس وناکس کو اوستاد تو کیا اگر پدر بھی ناحق پر ہو تو ارشاد کرنا ضرور ہے یا ابت انی اراک وقومک فی ضلال مبین شاہد ہے اور موسیٰ نے بھی فرعون سے جسکے پرورش یافتہ تھے بدین سبب مقابلہ کیا یہہ شیخی آپکی تو اعتباری ہے اگر تحقیق کر کے غور فرمائین تو آپ ہمارے یہانکے شاگرد ہونے کا خود اقرار فرمائین انا مدینۃ العلم وعلی بابھا دلیل ہے جو کہ غیر از باب داخل مدینہ ہو اسکو کیا کہتے ہین پس شیعیان علی شیخ ہین نہ شیعیان شیخین سکے

قال صفحہ تین سطر نو کتب اہل سنت میں جا بجا مرقوم نہیں اقول
نفی کتب سنیہ علی الاطلاق آپکی معقولیت سے بعید بلکہ ابعد ہے
جبکہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود مقولہ اسلاف موجود
ہے اگر عبقات الانوار از راہ تحقیق الحق مطالعہ فرمائیں تو البتہ
کذب مدعا آپکا ظاہر ہو اور طالب حق کو بیان حق امام غزالی
حقیقت میں ہادی عظیم و کاشف الحق ہے واللہ یہدی من
یشاء الی صراط مستقیم جو کہ سر العالمین میں فرماتے ہیں وہذا
تسلیم ورضا ثم بعد ذلک غلب الہوی بحب الریاسۃ والدینار
وفتح البلاد عند الامصار فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا
فبئس ما یشترون حیا ہو تو یہی بس ہے آگے ہوس ہے اور اگر
نفی کتب حنفیہ ہے یہ تو سہو کاتب ہے افسوس تو یہ ہے کہ
سہو کاتب وعالم میں تمیز نہیں ایسے ہی عالم کہلاتے ہیں قال
صفحہ چار سطر آٹھ صحیحین میں یہ حدیث نہیں ہے

اقول اگر شاعرین نے نہیں پایا تو ممکن ہے
کہ تحریف واقع ہوئی ہے جیسا کہ آپکی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے

صفحہ آٹھ سطر دو سوائے چھپی ہوئیکی پس معلوم ہوا اگر قلمی قدیمی مین
اور کچھ پایا جاوے تو پایۂ اعتبار سے ساقط ہے ثانیاً یہ کہ وجہ
اسکی یہہ ہو کہ چھپا باصلاح و اجماع علماء دار العلم والعمل چھپا ہو
پس یہہ اجماع بھی حجۃ صحت ہے سابق مین بھی ایسا واقع ہوا
ہے چنانچہ بعض شراح ہدایہ حنفی نے نقل کیا ہے کہ حدیث غدیریہ
کو علی الاطلاق حیوان مطلق حمیر و بغال پر جاری کیا اور فتوی
دیا بدین سبب علماء عصر نے شہر سے بدر کیا اور صحیح کی تصحیح کی
مصائب النواصب مین بجواب طائفہ گیارہ نواقض الروافض
کے مسطور ہے ثانیاً یہہ کہ صحیحین مین نہین ہے تو نہین صحاح و صحاح
باقیہ مین تو باقی ہے بلکہ جو اونسے اصح ہے اون مین تو ہے جیسا کہ
آپ اپنی فضیلت صاحب رسالہ پر جتاتے ہین اگر ویسی ہی فضیلت
ہو تو مسلم ہے یا نہ اگر فرمائین کہ نہین تو کیا وجہ ہے کیا یون بعید ہے
جیسے کھیتونکا فرق بولتے ہین اور اگر صحیح و مسلم رکھیگا تو ہم اوسکی
تصریح لکھین گے قال صفحہ چار سطر آخر چند روز کی بات ہے اقول
کیا تعجب کی بات ہی یہہ تو خدا کے ہاتھ ہے سو خدا کی دینکا ہونے

سے پوچھیئے احوال کہ آگ لینے کو جاویں پیمبری مل جاے اگر
شاگرد استاد سے بڑہ جاے تو کیا جاے تعجب ہے بہہ تو اوسکی
شان ہے کل یوم ہو فی شان ہے اگر مختصر معانی پڑہے ہوتے
تو اس شعر کا خیال ہوتا اشاب الصغیر وافنی الکبیر کر الغداۃ ومر العشی
آپ تو میرزا ہد پڑہا نیکے مدعی ہیں غلام یحییٰ میں مذاکرہ شیخ و مٹی بار
کا نہیں پڑہا پہر کیا پڑہایا ہوگا معلوم ہوا کہ اضغاث الاحلام ہے
لہذا دعوے تعلیم باطل ہے افسوس کہ ایسی حضرات محمد فاضل
کہلاتے ہیں قال صفحہ پانچ سطر آخر دلم ینقلہ المحققون اقول
آپ بہی سُنی ہو کے سنے سنائی مان لیتے ہیں قیاس سے نہیں
پرکہتے ہیں لہذا ناظرین ایرادات پر کہہ لیتے ہیں اگر اپنا قول
ہی بیان کرتے ہیں تو بہی تو صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ نقل محققین
جد ائمہ و اساطین حضرات سنیین عبقات الانوار سے کالشمس
فی رابعۃ النہار آشکار ہے اگر آپ نہ دیکہیں تو چشمہ آفتاب کا کیا گناہ
صادق ہے نور الدین شافعی فرماتے ہیں منکر اسکا قابل اعتناء
کے نہیں ہے امام غزالی نے تو ختم کیا قلم کو توڑ دیا امامیہ ہی علماء

ایسا نہیں کہتے ہیں امام رازی نے اربعین میں اس خبر کو قسم آحاد سے
لکھا ہے مفاتیح میں بتائید غیبی شان نزول بلغ کا قرآن ہا نہ میں لکھ
واقعہ غدیر لکھا ہے منکرین کو کیا ہے جلایا ہے حق زبان جاری
ہوا ہے الحق یعلو ولا یعلی کے یہی معنے ہیں اور علامہ زمخشری اور
محمد بن ابراہیم ثعلبی اور شیخ عبدالحق دہلوی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی
نے بہی لکھا ہے کہ اکثر اصحاب و امہات مومنین تہنیتہ امیرالمومنین بجا
لائے پس ساکنان دار العلم و العمل و مقیمان مقام فرنگی محل کیا
فتوے دیتے ہیں یہ حضرات محققین ہیں یا نہ یہہ بہی سنی سنائی کہہ
گئے مقطع شارح مقاصد جو کہ مطابق آپکے اعتقاد کے لکھتے ہیں وہی
خاص محقق ہیں قال صفحہ جنبہ سطر گیارہ گرہ لیتے ہیں اقول گرہ نہ
اور ٹڑھ ٹڑھ کے کہنا آپ ہی کا کام ہے کہ ابی الحدید کی تعلیم سے
ہم بہی کہتے ہیں جدید ولایت سے اثبات کرتے ہیں خصائص نسائی
کو کاتب نے جوزی بنجیاں اسکی کہہ زرہ مجادہ عوام میں زوجہ وجہ
بہی نسا جو قرآن میں نسا رکھ جرثا لکھ آیا ہے کاتب یہی سمجھ کے

نسائیکو جوزی لکھ گیا ہے اگر خصائص نسائیمین نہو تو آپکی لن ترانیان بجا ہین
ہم پہلے سے عذر کرتے ہین او سپر بھی آپ عذر کرتے ہین کیا کرین **قال** صفحہ
چھہ سطر آخر موفق بن احمد کی کتاب مطالب نہین **اقول** کیون نہین آپکی سمجھہ کا
پھیر ہے خدا توفیق خیر دے کاتب نے محمد موفق لکھا ہے اور محمد بن احمد ذہبی کی فتح المطالب
فی مناقب علی بن ابیطالب ہے اور لیجیے موفق بھی صحیح ہے مناقب کو کاتب نے مطالب
لکھہ گیا ہے موفق بن احمد معروف با خطب خوارزم کی کتاب مناقب ہے جسمین لکھا ہے
کہ حضرت فاروق نے اقرار مولائیت جناب امیر ؑ کا کیا ہے ہمین خوف ایسی سمجھہ سے
ہے کہ مبادا امام غزالی اور امام رازی اور علامہ زمخشری اور مقتدا ے دہلوی اور
پیشوا ے لکھنوی کو بھی کہین کہ سنی سنائی لکھتے ہین تحقیق نہین کرتے ہین یہہ سنی
نہین ہین اسواسطیکہ واقعہ غدیر کے قائل و ناقل ہین **قال** صفحہ سات سطر دوسری صحابہ
ہمارے مذہب کی کتاب نہین **اقول** کیون نہین آپکو کتب سیر کی سیر نہین ہوئی سیر بلکہ اپنے
علما کو بھی جھوٹھا جانتے ہین محقق کب مانتے ہین ملا چلپی کشف الظنون مین لکھتے ہین کہ سیر صحابہ
عبد السلام خوارزمی کی ہے آپکا انکار ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ احمد اللہ صاحب فرماتے ہین کہ شافیہ کافیہ ابن
حاجب کی یا الفیہ ابن مالک کی نہین سننے والا کہیگا الحمد للہ کہنیوالا پڑھا لکھا نہین تو اوسکا کہنا
سند نہین **قال** صفحہ سات سطر آٹھہ ان کتابونکا خطبہ و دیباچہ کیا ہے **اقول** اسے کیا فائدہ ہے
کیا یہہ کتابین ممکن نہین اگر ہین تو کیا مطلب ہے اگر نہین تو

کیا محرف ہین جبکا احراق بدرجہ ثبوت کے ہے جب وہ ممکن
ہین بس یہہ کیون نہین ممکن ہین نہایت یہہ کہ ترتیب مین
کچھہ فرق کمی کے ہو تو بھی امکان سے باہر نہین ہان اگر سوال
کرتے کہ صحیح بخاری عربی ہے یا فارسی اگر عربی ہے تو بخارا
عرب سے نہین اگر فارسی ہے تو صحیح نہین ہے تو جواب اسکا
خالی اشکال سے نہ تہا قال صفحہ آٹھہ سطر نو صحیحین سے
نکالدیجی اقول یہہ بیان تو مکرر ہوا ہے کہ سہو کاتب ہے اور
تحریف صحیح بخاری تو آپکی بیان سے اور یہان علما سابقین سے بدرجہ
ثبوت کے ہے پہر نفی کرنا صحیح نہین بہلا اگر وہ لنسے زیادہ تر
صحیح سے نکالدین جسکی تصریح کا وعدہ کیا ہے مانیگا یا
نہ مانیگا تو ہٹ دہرمی ہے کیا وجہ ہے مانیگا تو عین انصاف
ہے سنیی قتیبہ بن سعید بلخی مقتداے بخاری ہین عبدالکریم
سمعانی نے اوصاف جلیلہ جمیلہ اونکے لکھی ہین ہو المحدث

فی الشرق والغرب لہ رحلۃ الی العراق والحجاز والمصر والشام

اور روایت کی ہے اونسے ائمہ خمسہ حضرات اہل سنت نے
بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابو عیسیٰ و ابو عبدالرحمن نے خصائص
نسائی میں روایت اونکی ابی عدی و عوف و میمون نسے واقعہ
غدیر مروی ہے اسی بھی نہ مانیگا تو کیا صحیحین معتمد ثقلین
سے ہین اسکا کوئی مسلم قائل نہیں ہے خاتمہ یہہ کہ جو کہ علماء
ہین نہ وہ کہ جو محمد فاضل ہین نفس مطلب کا لحاظ رکھتے ہین
نزاع لفظی کو توجہہ نہیں کرتے ہین اگر کسے وجہ سے کوئی غلطی
واقع ہوتی ہے سمجھہ لیتے ہین اگر سہو عالم بھی ہوتا ہے تو بری کہتے
ہین اگر اوسکے بحث مین فائدہ نہین ہوتا ہے تو توجہہ نہین کرتے
ہین اور کہتے ہین ان الانسان لیسادق السہو والنسیان اور
اگر فائدہ بین ہوتا ہے تو البتہ لے دیکر تے ہین ایرادات رکھتے
ہین استعداد اپنی جتاتے ہین لیس اس جون و چرا کرنے سے خلافت
ثابت نہین اور نہ عدم نقل محققین یک من علم را دہ من عقل
باید معروف ہے انسان بھی عقل ہی سے مکلف ہے الا مستغفر
مستثنیٰ ہین فافہم لعل اللہ یحدث بعد ذلک رشداً ہمین تو ایسے

اعتراضات کا جو کہ کسیطرح قابل اعتبار نہین ہین اعتنا کرنا
ضرور نہین ہے اسوا سطے کہ سے قیل ان الالہ ذو ولد۔ قیل
ان الرسول قد کہن۔ ما نجی اللہ والرسول معان من لسان الوری
فکیف انا۔ پس اگر طالب حق ہین تو لازم ہے کہ تردید مطالب
کاشف الحق بالدلیل والبرہان فرمائین من الثقلین ادس اجماع
صحیحین سے کہ صحیح نہین ہین ورنہ پیروی حق کی کرین تا کہ
الحق احق بالاتباع کی تصدیق ہو و فعلت فعلتک التی فعلتها

تمت بتاریخ ہفتم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری بمقام لکھنو
محلہ وزیر گنج در مطبع اثنا عشری طبع شد

صحیح نامہ رسالۃ ازالۃ الاوھام

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ازالۃ الاوھام	ازالۃ اوھام	۵	لوح
علی ما ارایھا	علی بار اھام	۶	ر لوح
علامہ فہامہ	علامہ فہامہ	۳	۲
کاسف الحق	کاشف الحق	آخر	۲
اضغاث الاحلام	لاضغاث احلام	۵	۳
علی مع الحق والحق مع علی	علی مع والحق مع علی	۱۳	۳
اور استقبال	اوگر استقبال	۴	۴
ار ایک	ار ائک	۱۰	۴
محمد کو موفق	محمد موفق	۴	۹
مانیگا یا نہ	مانیگا یا	۱۰	۱۰
والرسول معاً	والرسول معان	۳	۱۲